از عدالتِ عظمیٰ

سٹیٹ آف مہاراشٹر اودیگر

بنام

شری پربھاکر بھکاجی انگلے

تاریخ فیصلہ: 11 مارچ، 1996

[کے راماسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908: آرڈر 47، قاعدہ 1۔

نظر ثانی-انتظامی ٹریبونل-ملازم کو ملازمت سے ہٹانا—ٹریبونل کے ذریعے ہٹانے کے حکم کی تصدیق-ٹریبونل کے حکم کے خلاف خصوصی اجازت-عدالت عظمیٰ کی جانب سے غیر واضح حکم کے ذریعے خصوصی اجازت کی درخواست کو خارج کرنا-عدالتِ عظمیٰ کا حکم ٹریبونل کو بھیج دیا گیا-اس کے بعد ٹریبونل اپنے ہی حکم پر نظر ثانی کر رہی ہے- نظر ثانی کی طاقت کا استعمال- قرار پایا کہ عدالتی نظم وضبط کے لیے نقصان دہ-ایک بار جب حکم منظور ہو جاتا ہے تو عدالت عظمیٰ اس کی تصدیق کر دیتی ہے جو حتمی ہو جاتا ہے-اس کے بعد ٹریبونل اپنے اس حکم پر نظر ثانی نہیں کر سکتا جو اس عدالت کے ذریعے منظور کردہ حکم کے ساتھ ضم ہو گیا ہے۔

آئین ہند 1950: آرٹیکل 136

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

خصوصی اجازت کی درخواست-برطرفی-غیر واضح کا حکم-اس کے بعد انتظامی ٹریبونل کے ذریعے جائزہ لیا گیا-امر فیصل شدہ کا اصول-کا اطلاق۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی،1908: دفعہ 11۔

امر فیصل شدہ-کا اصول-کیا ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 4505، سال 1996۔

مہاراشٹر عدالتِ عالیہ کے فیصلے اور حکم مورخہ 02.11.1995 سے متعلق، نظر ثانی پٹیشن نمبر 22/95 برائے او اے نمبر 1169، سال 1993۔

اپیل گزاروں کے لیے ایس کے ڈھولکیا اور ڈی ایم نر گولکر۔

جواب دہندگان کے لیے اے پی موہنتی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا؛

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف کے وکیلوں کو سنا ہے۔مانا جاتا ہے کہ مدعا علیہ نے مہاراشٹر ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، بمبئی میں پولیس کمشنر، بمبئی کی طرف سے انہیں ملازمت سے ہٹانے کے حکم کے خلاف او اے نمبر 93/1169 دائر کیا تھا۔کمشنر نے آئین کے آرٹیکل 311(2)(b) کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے کہا تھا کہ ان حالات میں مدعا علیہ کے خلاف تحقیقات کرنا قابل عمل نہیں ہے۔اس حکم کی تصدیق ٹریبونل نے 6 مارچ 1995 کو او اے کو خارج کرتے ہوئے کی۔اس کے خلاف، مدعا علیہ نے خصوصی اجازت کی درخواست (دیوانی)

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

نمبر 95/11433 دائر کی جسے اس عدالت نے 25.8.95 پر خارج کر دیا۔ خصوصی اجازت کی درخواست زیر التواء، مدعاعلیہ نے ٹریبونل میں نظر ثانی کی درخواست دائر کی۔ ٹریبونل نے اس عدالت کی طرف سے خصوصی اجازت کی درخواست کو خارج کرتے ہوئے منظور کردہ حکم کی وصولی کے بعد، 2.11.95 کے متنازعہ حکم کے ذریعے حکم کا جائزہ لیا اور برخاستگی کے حکم کو کالعدم قرار دیا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

مدعاعلیہ کی طرف سے یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ خصوصی اجازت کی درخواست کو خارج کرنا ٹریبونل کو حکم پر نظر ثانی کرنے سے نہیں روکتا ہے کیونکہ برخاستگی ایک غیر واضح حکم تھا۔ ہم مدعاعلیہ دلیل کی تعریف کرنے میں ناکام رہتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ واضح حکم کے بغیر خصوصی اجازت کی درخواست کو خارج کرنا امر فیصل شدہ شدہ نہیں ہے۔ امر فیصل شدہ شدہ کا اصول عوامی پالیسی پر مبنی ہے کہ فریقین کو ایک ہی فریق کے درمیان براہ راست یا کافی حد تک تنازعہ پیدا کرنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی یا جو بعد کے مراحل میں ایک ہی کارروائی میں بعد کے مقدمے میں فریقین کے تحت دعوی کرتے ہیں انہیں ایک بار نہیں اٹھایا جاسکتا۔ یہ عوامی پالیسی کا ایک مستحکم اصول ہے کہ مقدمہ بازی کو روکا جائے۔

لیکن اس معاملے میں، جب اس عدالت کے ذریعے خود اسی مرکزی حکم کی تصدیق کی گئی، تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ٹریبونل کے پاس آرڈر 47، قاعدہ 1 مجموعہ ضابطہ دیوانی یا ٹریبونل ایکٹ کے تحت کسی اور مناسب توضیع کے تحت اس کے ذریعے منظور کردہ احکامات کا جائزہ لینے کا اختیار ہے اور اس عدالت کے ذریعے اجازت دینے سے انکار کر کے اس کی تصدیق کی گئی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ جائزے کے اختیار کا استعمال عدالتی نظم وضبط کے لیے نقصان دہ ہے۔ ایک بار جب یہ عدالت ٹریبونل کے ذریعے منظور کردہ حکم کی تصدیق کر لیتی ہے، تو وہ حتمی

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and integrity of this document

ہو جاتا ہے۔ لہذا، ٹریبونل کے پاس پچھلے حکم پر نظر ثانی کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہو سکتا جو اس عدالت کے منظور کردہ حکم کے ساتھ ضم ہو گیا ہے۔

اس کے بعد مدعا علیہ کے وکیل نے دعوی کیا کہ اگرچہ ٹریبونل کو اس عدالت کے حکم کے ساتھ مطلع کیا گیا تھا جس کی تاریخ 25.8.95 ہے، اس کے بعد اس نے حکم منظور کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اگرچہ اسے اس عدالت کے ذریعے منظور کردہ حکم کو خارج کرنے کا علم تھا، لیکن ٹریبونل نے نظر ثانی کے اختیار کا استعمال کیا ہے اور اس لیے اسے غیر قانونی نہیں کہا جا سکتا۔ ہم فاضل وکیل دلیل کی تعریف کرنے سے مکمل طور پر قاصر ہیں۔ ہم اس بات کی تعریف کر سکتے ہیں کہ اگر ٹریبونل کو خصوصی اجازت کی درخواست کو خارج کرنے کا کوئی علم نہیں تھا تو وہ بعض حالات میں اپنے پہلے کے حکم پر نظر ثانی کر سکتا ہے، مثال کے طور پر، اگر یہ پایا گیا کہ حکم کو ریکارڈ کے سامنے ظاہر ہونے والی قانون کی کسی واضح غلطی سے خراب کیا گیا تھا۔ لیکن یہ اطلاع موصول ہونے کے بعد کہ اس عدالت نے پہلے ہی اپنے حکم کو برقرار رکھا ہے، ٹروبنال کے اختیارات کا استعمال بہادر اور بغیر کسی عدالتی نظم و ضبط کے کہا جا سکتا ہے۔ ان حالات میں، ہم نہیں سمجھتے کہ ٹریبونل اپنے ہی حکم کا جائزہ لینے میں جائز ہے جب کہ اس عدالت نے پہلے منظور کیے گئے حکم کی تصدیق کی تھی۔

اس کے مطابق اپیل منظور کی جاتی ہے۔ نظر ثانی کا حکم کالعدم قرار کر دیا جاتا ہے۔ لیکن حالات میں بغیر کسی لاگت کے۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2025.04.15 12:00
I attest to the accuracy and
integrity of this document